''اردو تدوینِ متن کی روایت'' تجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر صائمہ ارم،ایسوسی ایٹ پروفیسر،شعبۂ اُردو،جی سی یونیورسٹی،لاہور
ڈاکٹر محمد خاں اشرف،وزیٹنگ فیکلٹی،لاہور گیریژن یونیورسٹی،لاہور

Abstract

The tradtition of "Urdu Tadveen e Matn" has its roots in the rich and flourishing history of Tadveen in Arabic and Persian. Particularly it drives its principals and rules from the Tadveen of Quran and Hadees. Then it got its founding from English sources also. Urdu Tadveen e Matn Started from the beginning of 20th Century. Hafiz Mehmood Shirani was its first proponent. Then it spread throughout India to different centres of learning.

Dr. Azmat Rubab in her dissertation points out such 12 centers of Tadveen e Matn throughout the length and breadth of India and Pakistan. Prominent among these are Deccan, Lahore, Delhi, Karachi, and Raam Pur etc. where learned scholars carried out Tadveen of important manuscripts and texts. She has reviewed all the major works edited at these centers and discussed their prominent trades and characteristics. It is indeed a classical work which covers the whole traditions of Urdu Tadveen e Matn in Prose and Poetry form beginning to the present day.It is a great addition to Urdu research tradition and records all the attempts to preserve the texts of Urdu Literature.

ڈاکٹر خلیق انجم اردو تدوینِ متن کے پہلے محقق ہیں جنھوں نے تدوینِ متن کے اصول وضوابط اور طریق کار پر کتاب لکھی جو ''متنی تنقید'' کے نام سے شائع ہوئی۔ یہ کتاب بعد میں اردو میں تدوینِ متن کے فن اور طریق کار کی بنیادی دستاویز ثابت ہوئی۔اس کتاب کے بعد بہت سے کتابیں لکھی گئیں جس میں ڈاکٹر گیان چند کی ''تحقیق کا فن''،ڈاکٹر تنویر احمد علوی کی ''اصولِ تحقیق وترتیبِ متن'' شامل ہیں لیکن یہ کتابیں مل کر تدوینِ متن کے اصول اور فن کی بنیاد مہیا کرتی ہیں جن کی مدد سے باقی لوگوں نے اصول وضع کیے۔اردو تدوینِ متن کی مکمل روایت پر ابھی حال ہی میں سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور سے ڈاکٹر عظمت رباب کا پی ایچ ڈی کا ضخیم مقالہ بعنوان ''اردو تدوینِ متن کی روایت'' شائع ہوا ہے۔اس بارے میں ڈاکٹر خلیق انجم نے اپنی رائے یوں پیش کی ہے:

''اردو میں متنی تنقید اور اس کے اصول وضوابط پر زیرِ نظر تحقیقی مقالہ معیاری

ہے۔ میرے علم کے مطابق اس موضوع پر اب تک اس نوعیت اور اس پایے کی
بہت کم کتابیں ہندوستان اور پاکستان میں شائع ہوئی ہیں۔ عظمت رباب نے
انتہائی کاوش، دیدہ ریزی اور سلیقے سے متنی تنقید کے اصول وضوابط کی روشنی میں
یہ مقالہ لکھا ہے جس کے لیے وہ بجا طور پر مبارک باد کی مستحق ہیں۔''(۱)

اردو میں تدوینِ متن کے بانی کی طرف سے کسی کتاب کے بارے میں یہ کلیات ایک سند کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یقیناً ڈاکٹر عظمت رباب کی کتاب کی اہمیت تحقیقی حوالے سے ہے لیکن اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ پہلی کتاب ہے جس میں اردو تدوینِ متن کی مکمل روایت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہمارا تجزیہ مندرجہ ذیل حقائق کو واضح کرتا ہے:

یہ اس حوالے سے منفرد کام ہے کہ اردو تدوینِ متن کی روایت کو آغاز سے لے کر موجودہ دور تک پیش کر دیا گیا ہے۔ محققین ومدونین کے مدوّن متون کے کاموں کا جائزہ لیا گیا ہے، ان کی کتابوں کی فہرست درج کی گئی ہے اور ہر ایک کا مختصر تجزیہ و جائزہ درج کیا گیا ہے۔ تدوین کے اصول وضع کیے ہیں۔ اس طرح سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کیے ہیں:

الف۔ اردو تدوینِ متن کی روایت کا جائزہ لینے کے لیے اسے مختلف مراکز اور شہروں میں تقسیم کر کے انھیں دبستان کا نام دیا گیا ہے۔ اس تقسیم کا جواز دلائل سے پیش کیا ہے اس تقسیم سے تدوینِ متن کی روایت ایک منطقی استدلال کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ ہر دبستان کے مدونین کے حالاتِ زندگی، ان کی مدوّن کتب کا جائزہ مع امثال اور آخر میں مجموعی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ یوں متعلقہ مراکز اور دبستانوں کی اہمیت، اصول وضوابط اور طریق ہائے کار سامنے آ گئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اس دبستان سے وابستہ مدونین اور علمبرداروں کا تعارف بھی پیش کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر رباب نے اس اصول پر عمل کرتے ہوئے تدوین کے مندرجہ ذیل دبستان متعین کیے ہیں۔

دبستانِ دکن، دبستانِ لاہور، دبستانِ کراچی، دبستانِ پٹنہ، دبستانِ رام پور، دبستانِ دہلی، دبستانِ لکھنو، دبستانِ اعظم گڑھ، دبستانِ علی گڑھ، دبستانِ الہ آباد، دبستانِ بمبئی۔

ب۔ ہر دبستان کا جائزہ لیتے ہوئے ان کے تمام مدونین کی خدمات کا جائزہ لیا ہے اور اس میں یہ طریق کار وضع کیا ہے کہ کتابوں کا اندراج سنہ وار کیا ہے، ان کتب کا موضوع، تدوینِ کا طریق کار، حواشی و حوالہ جات کا طریق کار اور مقام و مرتبہ بیان کیا ہے۔

اس کا فائدہ یہ ہوا ہے کہ تمام اہم مدونین کے کام کا جائزہ ان کے دبستان کے پس منظر میں کیا جا سکتا ہے۔ ان میں ایک اہم ترین دبستان، دکن تھا۔ دکنی متون کے حوالے سے ان کی اہمیت ہے۔ دکن کے متون تاریخ ادب اردو میں ابتدائی حوالہ رکھتے ہیں، لسانی سطح پر بھی ان کی اپنی خصوصیات ہیں، دکنی مدونین نے ان متون کو ترتیب دیا، ان کے مقدموں میں دکنی شعرا اور نثر نگاروں کے حالات داخلی و خارجی شواہد کی مدد سے جمع کیے، دیگر دکنی ادیبوں سے ان کا موازنہ کیا، متن کی بنیاد بیان کی اور لسانی خصوصیات بھی تفصیل سے درج کی ہیں۔ متن کے آخر میں دکنی الفاظ کی فرہنگ بھی درج کی ہے۔ اس دبستان میں مولوی عبدالحق کا کام ایک الگ دبستان کا متقاضی تھا، ان کے

متون کی تعداد اور اہمیت کے پیش نظر اس دبستان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ حصہ الف میں مولوی عبدالحق کی تدوین کو پیش کیا گیا ہے اور حصہ ب میں دکن سے تعلق رکھنے والے دیگر مدونین کے تدوینی کارناموں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر مولوی عبدالحق کی درج ذیل مدوّن کتب کا جائزہ سالِ اشاعت کی ترتیب سے لیا گیا ہے:

۱۔ مثنوی خواب وخیال، سید محمد میر اثر
۲۔ چمنستانِ شعرا، لچھمی نرائن شفیق
۳۔ ذکرِ میر، میر تقی میر
۴۔ مخزنِ نکات، شیخ محمد قیام الدین قائم
۵۔ دیوانِ اثر، سید میر میر اثر
۶۔ سب رس یعنی قصہ حسن و دل، ملا وجہی
۷۔ تذکرہ ریختہ گویاں، فتح علی حسینی گردیزی
۸۔ تذکرہ ہندی، غلام ہمدانی مصحفی
۹۔ ریاض الفصحا (تذکرہ ہندی گویاں)، مصحفی
۱۰۔ تذکرہ عقدِ ثریا، مصحفی
۱۱۔ نکات الشعرا، میر تقی میر
۱۲۔ دیوانِ تاباں، میر عبدالحیٔ تاباں
۱۳۔ گلِ عجائب یعنی تذکرۂ شاعراں، اسد علی خاں تمنا
۱۴۔ قطب مشتری، ملا وجہی
۱۵۔ مثنوی گلشنِ عشق، نصرتی
۱۶۔ جنگ نامہ سید عالم علی خاں، غضنفر حسین (۲)

ج۔ مقالے کو بارہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جن کے عنوانات یوں ہیں:

باب اول: تدوینِ متن۔ علم اور فن، اس باب میں تدوینِ متن بطور اصطلاح، تعریف، تشریح، ضرورت و اہمیت کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

باب دوم: دبستانِ دکن: اس باب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں مولوی عبدالحق کے تدوینی کارناموں کا جائزہ لیا گیا ہے اور دوسرے حصے میں دیگر مدونینِ دکن کی مرتب کتب کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ باب سوم کا عنوان ''دبستانِ لاہور'' ہے۔ تدوین کے مختلف طریق کار اور وسائل و ذرائع کی بنیاد پر اس دبستان کے تین حصے کیے گئے ہیں۔ پہلے حصے میں اورینٹل کالج سے تعلق رکھنے والے اردو مدونین کا ذکر کیا گیا ہے۔ دوسرے حصے یعنی باب چہارم میں تدوین کی اس روایت کو پیش کیا گیا ہے، جس کا تعلق مجلسِ ترقی ادب سے ہے۔ تیسرے حصے باب پنجم میں وہ متفرق مدونین ہیں جو متذکرہ بالا دونوں اداروں سے براہِ راست تعلق نہیں رکھتے لیکن ان کا تعلق لاہور سے ہے۔ باب ششم ''دبستانِ کراچی'' کے عنوان سے ہے۔ کراچی میں انجمن ترقی اردو ایک اہم حوالۂ تدوین ہے لہٰذا پہلے اس کی تاریخ و پس منظر پر مختصر نظر ڈالی گئی ہے اس کے بعد مشفق خواجہ، ڈاکٹر جمیل جالبی، افسر صدیقی امروہوی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، شیخ چاند ابن حسین، ڈاکٹر ایم سلطانہ بخش اور دیگر مدونین کی مدوّن کتب کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ باب ہفتم دبستانِ پٹنہ، باب ہشتم دبستانِ رام پور، باب نہم دبستانِ دہلی، باب دہم دبستانِ لکھنو اور اعظم گڑھ، باب یازدہم دبستانِ علی گڑھ اور باب دوازدہم دبستانِ الٰہ آباد اور بمبئی کی تدوین کی روایت کا احاطہ کرتے ہیں۔ ہر باب کے آخر میں اس دبستان کا مجموعی جائزہ بھی پیش کر دیا گیا ہے جس میں متعلقہ دبستانِ تدوین کی خصوصیات درج کی گئی ہیں اور مجموعی طور پر ان کے طریق کار اور اہمیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ ''اختتامیہ'' کے عنوان کے تحت محاکے

میں اردو تدوینِ متن کی روایت کی ابتدا، پس منظر، موضوعات، طریق ہائے کار اور تدوین کی روایت پر مجموعی طور پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی گئی ہے۔

د۔ اس طرح سے اردو تدوینِ متن کی پوری روایت ڈاکٹر عظمت نے نہایت سلیقے سے پیش کر دی ہے جس سے تدوینِ متن کی روایت کی ایک مکمل تصویر سامنے آ جاتی ہے۔ وہ لکھتی ہیں:

> ''اردو میں تدوینِ متن کی روایت زیادہ قدیم نہیں ہے۔ اس کا آغاز بیسویں صدی کے اوائل میں ہوا۔ اگرچہ یہ روایت زیادہ قدیم نہیں ہے لیکن اس ایک صدی میں بہت سے اردو متون کی تدوین کی گئی ہے۔ مدونین نے اپنے اپنے ذرائع سے کام لیتے ہوئے مختلف موضوعات پر کام کیا ہے۔ ان مدونین کا تعلق پاکستان اور بھارت کے مختلف شہروں سے ہے۔ وسائل و ذرائع اور مخصوص نقطہ نظر کے تحت ان متون کے طریق کار اور موضوعات مختلف رہے ہیں مثلاً دکن کے مدونین نے زیادہ تر دکنی متون کی تدوین کی ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ زیادہ تر متون دکن ہی میں موجود تھے، ان کی تلاش و دریافت کے بعد انھوں نے ان متون کو مرتب کیا۔ دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ دکن میں ریاستی نظام تھا اور یہاں کے حکمرانوں کو علم سے جو لگاؤ تھا اس کے پیشِ نظر انھوں نے شاہی کتب خانوں اور عوامی کتب خانوں کی بنیاد رکھی، ان میں مخطوطات کو محفوظ رکھنے کے انتظام کیے گئے اور ان کتب خانوں کی شاہی سرپرستی کی گئی۔''(۳)

ہ۔ اس مقالے کی فہرست تفصیلی ہے۔ باب کا عنوان قائم کر کے اس کے ذیلی عنوانات کو بھی فہرست میں درج کر دیا گیا ہے۔ یوں یہ فہرست ایک طرح سے مدونین کے حوالے سے ان کی مرتب کتب کا اشاریہ بن گئی ہے۔ پوری کتاب کی ورق گردانی کے بجائے آپ متعلقہ کتاب یا مدوِّن تک فہرست میں سے تلاش کر کے اس کے صفحہ نمبر کی راہنمائی سے بآسانی رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

اردو تدوینِ متن کی روایت پاکستان اور ہندوستان کے مختلف مراکز اور شہروں کو محیط ہے۔ محققہ نے ان دونوں ممالک میں ہونے والی تدوین کو اپنا موضوع بنایا اور اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ ڈاکٹر خلیق انجم نے ان الفاظ میں ریسرچ اسکالر کی توصیف کی ہے:

اس تحقیقی مقالے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ریسرچ سکالر نے یہ مقالہ لکھنے کے لیے اس موضوع پر ہندوستان اور پاکستان میں شائع ہونے والی تمام اہم کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ پاکستان میں بیٹھ کر ہندوستانی کتابوں کو حاصل کرنا بہت مشکل کام تھا لیکن عظمت رباب نے بڑی محنت سے یہ کام انجام دیا ہے۔ میں اس اہم موضوع پر اتنا اچھا تحقیقی مقالہ لکھنے پر عظمت رباب کو مبارک باد دیتا ہوں۔''(۴)

ڈاکٹر عبدالحق نے اس مقالے کے بارے میں اپنی ماہرانہ رائے کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا ہے:

"I congratulate Ms Azmat Rubab for her outstanding research work. The thesis is not only voluminous but very useful also in all respects. She has taken a lot of trouble in collecting materials, which are not easily available at one place. She is well informed about Indian publications.

> The work is admirable and amazing. I appreciate the courage and studiousness of the scholar. The work is remarkable in its presentation and analysis, which are apparent acumen of Azmat Rubab's aptitude. Thesis needs its publication for the promotion of learning among the scholars and common readers."(۵)

یقیناً یہ کام تدوینِ متن کا ایسا قاموس ہے جو کہ آئندہ آنے والے مدونین و محققین کے لیے مشعلِ راہ ہوگا اور کام کرنے والے حوالے کے طور پر اس سے مستفید ہو سکیں گے۔

حواشی:

۱۔ ڈاکٹر خلیق انجم، تحریری رپورٹ بطور بیرون ملک خارجی ممتحن، انجمن ترقی اردو ہند، دہلی

۲۔ ڈاکٹر عظمت رباب، اردو تدوینِ متن کی روایت، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۷ء، ص ۴۱۔۶۴

۳۔ ایضاً، ص ۲۴۷

۴۔ ڈاکٹر خلیق انجم، محولہ بالا

۵۔ ڈاکٹر عبدالحق، تحریری رپورٹ بطور بیرون ملک خارجی ممتحن، دہلی یونیورسٹی

مآخذ:

خلیق انجم، ڈاکٹر، تحریری رپورٹ بطور بیرون ملک خارجی ممتحن، انجمن ترقی اردو ہند، دہلی۔

عظمت رباب، ڈاکٹر، اردو تدوینِ متن کی روایت، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۷ء۔

☆☆☆☆☆